روضۃ الجنہ

نمبر ۲	بابت ماہ صفر فضیلت نماز جماعت سنہ ۱۳	جلد دوم

اطلاع ضروری

یہ رسالہ ہر مہینی مین چھپکر شائع ہوا کرتا ہی خاص مذہب اثنا عشری کی لئے وقف ہی
اگر صاحبان عالی ہمت بلا کسی معاوضہ کے شرکت رسالہ ہذا مین مناسب
سمجہین تو صاحبان ذیشان کو اختیار ہی کہ اپنی حلو ہمتے سے شریک چندہ ہو کر
ثواب مین داخل ہون اور ناظرین رسالہ سی یہہ بہی امید ہی کہ جو لوگ ناخواندہ ہین
اسکی مضمون کی اونکو تعلیم کرتی رہین تاکہ اونکی قوت ایمانیہ زیادہ ہو اور باعث
زیادتی ثواب کا ہو اور اس رسالہ کی نسبت اگر کسی قسم کی تحریر کرنا منظور ہو
تو خدمت مین جناب حکیم مرزا نظیر حسن خانصاحب مہتمم شفاخانہ شاہی
وانریری مجسٹریٹ شہر لکہنو کی ارسال فرمائین

یہہ رسالہ مومنین کی واسطی وقف ہے

مطبع بستان مرتضوی واقع کٹرہ ابو تراب خان شہر لکہنو مین چھپکر
شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصلوٰة معراجاً للمتقین وندب فیها الی الجماعة فی
کتابه المبین بقوله وارکعوا مع الراکعین وجعل برافة صفوفها کصفوف
الملائکة المقربین والصلوٰة والسلام علی خیر
من صلی وعبد ورکع وسجد حبیبه وصفیه
ونبیه ونجیه ابی القاسم محمد وآله الطیبین الطاہرین
المعصومین

امابعد فضائل نماز پنجگانہ کی اور جو اجر و ثواب اوسکی بجالانے مین ہے خدمت
مین حضرات مومنین کے گذارش کیا گیا غالب ہی کہ جن حضرات کی نظر سے گذرا ہوگا
انکو فضل خدا سے شوق نماز کا اور رغبت ثواب مین بڑہی ہوگی لہذا مناسب معلوم ہوا
کہ اب خدمت مین برادران ایمانی و اخلاء روحانی کی وہ امر ذکر کیا جائے جسکے
سبب سے اجر و ثواب اونکی نماز کا بڑھ جائی اور ایک ایک رکعت برابر کئی کئی نمازون کے
ہوجائی اور وہ بجالانا نماز کا بجماعت ہی لہذا کہ یہ رسالہ کہ متضمن ہی بیان فضائل

اور فوائد نماز جماعت اور مذمت ترک جماعت پر بطریق تحفہ خدمت مومنین موقنین مین
پیش کیا جاتا ہی ع گر قبول افتد زہی عز و شرف ؛ اور اس رسالہ مین تین باب
ہین ایک باب مین فضائل جماعت کے احادیث معتبرہ سے لکھی گئی ہین اور
دوسرے باب مین فوائد جماعت کے مذکور ہین اور تیسرے باب مین ترجمہ اون احادیث
و اخبار کا لکھا گیا ہی جو ترک جماعت کی مذمت پر مشتمل ہین اور اقتصار ذکر پر ان تین
امور نکی اس رسالہ مین اسوجہ سے کیا گیا ہی کہ مسائل اور احکام جماعت بہ تفصیل
ترجمہ رسالہ نجات العباد مین کہ بعد اسکی انشاء اللہ خدمت مین مومنین کے پیش کیا
جائیگا لکھی جائینگے ۔ وفقنا اللہ و سائر المومنین لاداء الصلوۃ و اقامۃ الجماعات

باب اول فضائل اور اجر و ثواب مین جماعت کی ہی کتاب تہذیب مین امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے نماز جماعت ثواب
مین زیادہ ہی نماز فرادی سے چوبیس درجہ یعنی ایک نماز جماعت مین برابر ہی پچیس ۲۵
نمازونکے اور کتاب کافی مین زرارہ سے منقول ہی کہ کہا اونہون نے عرض کئے مینی
خدمت مین امام جعفر صادق ع کی کہ یہ جو لوگ روایت کرتے ہین کہ پڑھنا نماز کا جماعت
مین نماز فرادی سے زیادہ ہی ثواب مین بقدر ثواب پچیس نمازونکے فرمایا حضرت نے
سچ کہتے ہین اور روایت کی جابر ابن عبد اللہ انصاری نے امام محمد باقر علیہ السلام سے
کہ فرمایا حضرت نے ثواب نماز جماعت کا پچیس درجہ بہشت مین زیادہ ہی نماز فرادی سے
اور کتاب تحف العقول امام رضا ع سے منقول ہی کہ فضل جماعت کا نماز فرادی پر
یہ ہی کہ ایک رکعت جماعت مین برابر ۲۰۰۰ دو ہزار رکعت کے ہی اور امام رضا ع سے منقول ہی
کہ فرمایا حضرت نے کہ نماز جماعت جسجگہ پڑہی جای اگرچہ صحرا مین ہو بہتر ہی نماز

فرادی سے مسجد کوفہ مین بقدر ہزار نمازونکے حالانکہ مسجد کوفہ مین ایک نماز برابر ہزار
نمازونکے ہی جو اور جگہ پڑہی جاوین پس اس حساب سے ایک نماز جماعت مین برابر
دس لاکہہ نمازونکے ہوتی ہی پوشیدہ نرہی کہ یہ جو اختلاف بظاہر اخبار مین ہوا ہی کہ
بعض مین ایک نماز کو برابر پچیس یا ستائیس نمازونکے فرمایا ہی اور بعض مین برابر ہزار دو ہزار
کے فرمایا ہی اور بعض مین برابر دس لاکہہ کے محمول ہی اختلاف مراتب پر پیشنماز کے
یعنی اگر غیر عالم پیشنماز ہو تو برابر پچیس یا ستائیس کے ہی اور اگر عالم غیر معصوم ہو یعنی
مجتہد جامع الشرائط ہو تو برابر ہزار یا دو ہزار نمازونکے ہی اور اگر پیشنماز معصوم ہو تو برابر
دس لاکہہ کے ہی اور کتاب تہذیب مین منقول ہی امام جعفر صادق ع سے کہ فرمایا
رسالتماب نے کہ جو شخص بجالاوے نماز پنجگانہ کو جماعت مین اوسسے اچہا گمان رکہو اور
دوسری روایت مین ہی کہ اوسی گمان کرو ہر خوبی کا اور حدیث سناہی مین امام جعفر صادق ع
سے منقول ہی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو شخص چلے طرف مسجد کے
طالب نماز جماعت کا تو ہوگا اوسکے لئی ہر قدم پر ثواب ستر ہزار نیکیونکا اور بلند
کئے جاینگے اوسکے لئی اتنے ہی درجہ اور اگر اسی حالت مین وہ مرجاوے تو مقرر کریگا
پروردگار عالم واسطے اوسکے ستر ہزار فرشتہ کہ ملاقات کرینگے اوسکی قبر مین اور خوشخبری
دینگے اوسکو بہشت کی اور مونس ہونگے اوسکے تنہائی مین اور استغفار کرینگے
اوسکے لئی تا بہ حشر اور کتاب محاسن مین منقول ہی کہ ایک گروہ یہودیون کا خدمت
بابرکت جناب رسالتماب مین حاضر ہوا اور جو انمین دانا تر تہا اوسنی کئی مسئلہ پوچہی
حضرت نے جواب اون مسائل کا دیا اوسمین یہ بہی فرمایا کہ فضیلت جماعت کی یہ ہی
کہ صفوف اوسکے مثل صفوف ملائکہ کے ہین اور ایک رکعت جماعت مین برابری

چوبیس رکعتوں نکلے کہ ہر رکعت اوسمین محبوب تر ہی چالیس برسکی عبادت سے لیکن
روز جمعہ پس جمع کریگا اللہ اوسروز اولین و آخرین کو واسطی حساب کے پس نہین ہے
کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہو جماعت مین مگر یہ کہ خفیف کر دیگا خدا اوسپر احوال قیامت کو
پھر حکم کریگا خدا اوسکے داخل کرنیکا بہشت مین اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ جو شخص بجالاوے نماز صبح کو جماعت مین اور بعد نماز کے بیٹھا رہے
جانماز پر اور مشغول رہے ذکر خدا مین طلوع آفتاب تک ملینگے فردوس مین اوسکو
ستر درجہ وسعت ہر درجہ کی اتنی ہوگی کہ جسمین تیز گھوڑا اور وہ بھی وہ کہ جسکو چالیس
دن مین پہلے دانہ و گھانس کثرت سے دیکر موٹا کیا ہو اور پھر خوراک اوسکی کم کر کے دبلا کیا ہو
ستر برس دوڑے اور جو بجالاے نماز ظہر کو جماعت مین تو ملینگے اوسکو پچاس درجہ
جنت عدن مین وسعت ہر درجہ کی اتنی ہوگی کہ تیز گھوڑا پچاس برس دوڑ کے
اوسکو ختم کریگا اور جو بجالاوے نماز عصر جماعت مین ہوگا اوسکو اجر مثل اوسکے کہ آزاد
کرے آٹھہ شخصونکو فرزندان اسمعیل مین سے کہ جو ہر ایک مالک ہو ایک گھر کا
اور جو بجالاے نماز مغرب کو جماعت مین تو ہوگا اوسکے لئے اجر حج مبرورہ اور عمرہ مقبولہ کا
اور جو بجالاے نماز عشا کو جماعت مین ہوگا اوسکے لئے اجر مثل عبادت شب قدر کے
اور کتاب ورام ابن فراس مین ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآب نے کہ حق سبحانہ تعالی کو
شرم آتی ہے اسبات سے کہ جو بندہ مومن پڑہے نماز جماعت مین اور پھر سوال کرے اپنی حاجت
او سے اور خالی پھر جاے یہانتک کہ خدا بر لاتا ہے حاجت اوسکی اور کتاب تہذیب
مین روایت کی ہے امام جعفر صادق ع سے فرمایا حضرت نے کہ پیغمبر خدا صلعم نے پڑہی
نماز صبح کی پھر متوجہ ہوے طرف اپنے اصحاب کے اور پوچھا کئی شخصونکا نام لیکے

وہ حاضر نماز مین ہوے تہی عرض کی اصحاب نے نہین حاضر ہوے تہی فرمایا حضرت نے
کیا چلے گئی ہین شہر سے عرض کیا اصحاب نے نہین پہر فرمایا حضرت نے آگاہ ہو کہ نہین ہیے
کوئی نماز منافقین پر سخت زیادہ اس نماز سے اور نماز عشا سے پس اگر جانتے یہ لوگ کہ
کیا اجر و ثواب ہی ان دو نمازون کا تو ضرور حاضر ہوتے نماز مین اگرچہ بیٹہی بیٹہی چلنا پڑتا
اور کتاب عقاب الاعمال مین ہی کہ جو شخص بجالاوے نماز صبح اور عشا کو جماعت مین
وہ خدا کے امان مین ہی اور جسنی اوسپر ظلم کیا اوسنی خدا پر ظلم کیا اور جسنی اوسے حقیر جانا
اوسنی خدا کو حقیر جانا اور ابو بصیر نے امام جعفر صادق عم سے روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا نے
کہ جو شخص پڑہی نماز مغرب و عشا کو اور نماز صبح کو بجماعت مسجد مین تو گویا اوسنی تمام شب
عبادت خدا مین بسر کی اور ابو سعید خدری سے منقول ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے
کہ میرے پاس جبرئیل امین سات ہزار فرشتونکے بعد نماز ظہر کی آئی اور کہا ہی
کہ ای محمد پروردکار عالم نے آپکو سلام کہا ہی اور دو ہدیہ بہیجی ہین کہا مینے
ای جبرئیل وہ دو ہدیہ کیا ہین جبرئیل نے کہا نماز وتر تین رکعت اور نماز پنجگانہ جماعت مین
پڑہنا مینی کہا ای جبرئیل کیا ثواب ہی میری امت کے لئی جماعت مین کہا جبرئیل نے
ای محمد جب دو شخص ہون لکہتا ہی خداوند عالم واسطی ہر ایک کے بعوض ہر رکعت کے
ڈیڑہ سو نمازین پس جماعت مین دو رکعت نماز صبح کے برابر تین سو نمازونکے ہو
جاتی ہی اور نماز مغرب برابر ساڑہی چار سو نمازونکے ہو جاتی ہی اور ہر ایک نماز ظہر
و عصر و عشا بقدر چہہ سو نمازونکے ہوتی ہین اور جب پانچون نمازین دو شخص بجماعت
پڑہین تو ہر ایک کے نماز برابر دو ہزار ساڑہی پانسو نمازونکے ہوگی اور جب تین شخص
ہون لکہتا ہے حق تعم ہر ایک کے لئی عوض مین ہر رکعت کے چہہ سو نمازین

پس اسصورتمین نماز صبح برابر بارہ سو نمازون کے ہوتے ہین اور نماز مغرب برابر اٹھارہ
سو نمازونکے ہوتی ہے اور نماز ظہر اور اسیطرح عصر و عشا برابر دو ہزار چار سو نمازونکے
ہوتی ہے اور اگر پانچون نمازین تین شخص بجماعت پڑہین تو ہوگی نماز ہر شخص کی برابر
دس ہزار دو سو نمازونکے اور جب چار شخص ہون لکھتا ہے حق تعالیٰ ہر ایک کے لیے
عوض مین ہر رکعت کے بارہ سو نمازین پس اس صورتمین نماز صبح برابر دو ہزار
چار سو نمازونکے ہوتی ہے اور نماز مغرب برابر تین ہزار چھہ سو نمازونکے اور نماز ظہر برابر
چار ہزار اٹھہ سو نمازونکے اور اسیطرح نماز عصر و نماز عشا اور جب پانچون نمازین چار آدمی
بجماعت پڑہین ہوگی نماز ہر ایک کی برابر بیس ہزار چار سو نمازونکے اور جب پانچ
شخص ہون جماعت مین تو لکھتا ہے حق تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عوض مین ہر رکعت کے
دو ہزار چار سو نمازین پس اس صورت مین نماز صبح برابر چار ہزار اٹھہ سو نمازونکے
ہوتی ہے اور نماز مغرب برابر سات ہزار دو سو نمازونکے اور ہر ایک نماز ظہر و عصر
و عشا سے برابر نو ہزار چھہ سو نمازونکے ہوتی ہے اور جب پانچون نمازین پانچ آدمی
جماعت مین پڑہین تو نماز ہر ایک کے برابر چالیس ہزار آٹھہ سو نمازونکے ہوتی ہے
اور جب چھہ شخص ہون جماعت مین تو لکھتا ہے حق تعالیٰ عوض مین ہر رکعت کے
چار ہزار چھہ سو نمازین پس اس صورت مین نماز صبح کے برابر نو ہزار چھہ سو نمازونکے
ہوتی ہے اور نماز مغرب کے برابر چودہ ہزار چار سو نمازونکے ہوتی ہے اور ہر ایک ظہر و عصر
و عشا سے برابر انیس[19] ہزار دو سو نمازونکے ہوتی ہے اور جب پانچون نمازین چھہ
آدمی جماعت سے پڑہین تو نماز ہر ایک کی برابر آٹھہ ہزار چھہ سو نمازونکے
ہوتی ہین اور جسوقت سات آدمی ہون تو لکھتا ہے حق تعالیٰ واسطے ہر ایک کے عوض مین

ہر رکعت کے ۹ ہزار چھ سو نمازین پس اس صورتمین نماز صبح برابر ۱۹ ہزار دو سو نمازونکے
ہوتی ہی اور نماز مغرب برابر ۲۸ ہزار آٹھہ سو نمازونکے ہوتی ہی اور ہر ایک نماز ظہر
وعصر وعشا سے برابر ۳۸ ہزار ۴ سو نمازونکے ہوتی ہی اور جب پانچون نمازین
سات شخص بجماعت پڑہین تو نماز ہر شخص کی برابر ایک لاکھ ۶۳ ہزار دو سو
نمازونکے ہوتی ہی اور جبکہ آٹھہ آدمی ہون لکھتا ہی حق تعالی واسطے ہر شخص کے
عوض مین ہر رکعت کے انیس ۱۹ ہزار دو سو نمازین پس اس صورتمین نماز صبح
برابر ۳۸ ہزار ۴ سو نمازونکے ہوتی ہی اور نماز مغرب برابر ۵۷ ہزار چھہ سو نمازونکے
ہوتی ہی اور ہر ایک نماز ظہر وعصر وعشا سے برابر ۷۶ ہزار ۸ سو نمازونکے ہوتی ہی
اور جبکہ پانچون نمازین آٹھہ آدمی بجماعت پڑہین تو نماز ہر ایک کی برابر ۳ لاکھ
۲۶ ہزار ۴ سو نمازونکے ہوتی ہی اور اگر نو شخص ہون تو لکھتا ہی حق تعالی واسطے ہر شخص کے
عوض مین ہر رکعت کے ۳۶ ہزار چار سو نمازین پس اس صورت مین نماز صبح کے
برابر ۷۲ ہزار چھہ سو نمازونکے ہوتی ہی اور نماز مغرب برابر ایک لاکھ ۲ ہزار نو سو نمازونکے
ہوتی ہی اور ہر ایک نماز ظہر وعصر وعشا سے برابر ایک لاکھ ۴۵ ہزار چھہ سو نمازونکے ہوتی ہی
اور جبکہ پانچون نمازین ۹ آدمی بجماعت پڑہین تو نماز ہر ایک کی برابر ۶ لاکھ ۸۱ ہزار
کے ہوتی ہی اور جب دس آدمی ہون تو لکھتا ہی حق تعالی واسطے ہر شخص کے عوض مین
ہر رکعت کے ۷۲ ہزار چھہ سو نمازین پس اس صورت مین نماز صبح کی برابر ایک لاکھ
۴۵ ہزار چھہ سو نمازونکے ہوتی ہی اور نماز مغرب کی برابر دو لاکھ ۱۹ ہزار چار سو نمازونکے
ہوتی ہی اور ہر ایک نماز ظہر وعصر وعشا سے برابر ۲ لاکھ ۹۱ ہزار دو سو نمازونکے
ہوتی ہی اور جب پانچون نمازین دس آدمی بجماعت پڑہین نماز ہر ایک کی برابر ۱۲ لاکھ

۲۷ ہزار چہہ سو نمازونکے ہوتی ہی پس اگر زیادہ ہون دس آدمی سے تو ثواب ایک رکعت کا
اگر جن وانس وملائکہ لکہنا چاہین اور سب دریا آسمان وزمین کے روشنائی ہوجاوین
اور کل نباتات قلم بنجاوین تو بھی نہین لکھ سکتے ہین ای محمد ایک تکبیر اگر مومن امام کے ساتھہ
پاجاوے تو بہتر ہی ساٹھہ ہزار حج وعمرہ سے اور بہتر ہی دنیا ومافیہا سی ستر ہزار مرتبہ اور ایک رکعت
نماز کہ مومن سات امام کے بجالاوے بہتر ہی سو ہزار اشرفی سے کہ جنکو تصدق کرے
مساکینو پر اور ایک سجدہ کہ مومن بجالاوے سات امام کے جماعت مین بہتر ہے
ازاد کرنے سے سو غلامونکے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہا اونے کہ ایکروز تکبیرۃ الاحرام
مینے نماز جماعت مین نہین پای پس مینے ایک غلام راہ خدا مین ازاد کیا اور حاضر ہوا
خدمت مین پیغمبر خدا ص کی عرض کی مینے یا رسول اللہ تکبیرۃ الاحرام مینے نہین پای تو مینے
غلام ازاد کیا راہ خدا مین آیا مجھکو فضیلت تکبیرۃ الاحرام کی حاصل ہوجاویگی فرمایا
حضرت نے نہ حاصل ہوگی اگرچہ تصرف کرے دنیا ومافیہا کو اور فرمایا حضرت نے نماز آدمی کی جماعت
مین بہتر ہی چالیس برس کی نماز سے جو اپنے گہر مین پڑہی گئی عرض کیا یا رسول اللہ ایکدن کی نماز بہتر ہی فرمایا
حضرت نے بلکہ ایک نماز پوشیدہ نہ ثابت ہی اکثر اخبار مذکورہ سے خصوصًا روایت
ابو سعید خدری سے یہ ظاہر ہوتا ہی کہ امام اور ماموم کا ثواب برابر ہے حالانکہ
مشہور علما مین اور مذکور احادیث مین یہ ہی کہ امام کا ثواب زاید ہی
یہانتک کہ بعض روایات سے ثابت ہوتا ہی کہ ثواب کل ماموین کا
بلکہ مساوی ہوتا ہی امام کے ثواب کے چنانچہ جناب امیر علیہ السلام سے
شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مین ضمن احادیث مناہی
مین روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے جو شخص [illegible]

اونکی اور وہ لوگ اوس سے رضی ہون اور وہ میانہ روی کرے ساتھ اونکی حاضر ہوئیمین
جماعت کے اور قیام و قرارت و رکوع و سجود اچھی طرح بجالاے اجر اوسکا برابر اجر
تمام جماعت کے ہی اور اونکے ثواب مین کمی نہوگی لکن درحقیقت باہم اختلاف
اور منافات نہین ہی اسلیئے کہ امام کو ایک ثواب باعتبار شرکت جماعت کے
حاصل ہوتا ہی وہ ثواب ماموم کے برابر ہوتا ہی اور دوسرا بسبب امامت کے ہوتا ہی
وہ زائد ہوتا ہی پس مذکور احادیث سابقہ مین ثواب فقط شرکت جماعت کا ہی اور
اس حدیث مین حضرتؑ نے ثواب امامت کا بیان کیا ہی اور سوای اسکے
اور وجوہ بہی محتمل ہین واللہ العالم

باب دوسرا بیان مین فوائد نماز جماعت کے ہی فرمایا امام رضا علیہ السلام نے
کہ جماعت مقرر کی گئی ہی شرع مین تاکہ اخلاص و توحید و اسلام اور عبادت خدا ظاہر و
عیان و اشکار ہوی تاکہ اعلان سے اسکے اہل مشرق و مغرب پر حجت خدا کی
تمام ہو اور منافق اور سست اعتقاد اپنی اقرار زبانی کے موافق عمل کرے اور
ہر ایک مسلمان کو دوسرے کے اسلام کی گواہی دینا ممکن ہو معہذا جماعت مین مساعدت
اور معاونت ہی بر و تقوی پر یعنی ایک دوسرے کا معین و مددگار ہوتا ہی عمل نیک کرنیمین
اور پرہیزگار ہونیمین اور شریک ہونا جماعت مین باز رکھتا ہی ادمی کو بہت سے
گناہو نسے اور اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہی کہ فرماتے تھی جناب امیر المومنین
علیہ السلام کہ جو شخص آمد و رفت رکھے طرف مسجد کے ایک فائدہ اوسکو اٹھہ فائدون مین سے
حاصل ہوتا ہی یا تو کوی برادر مومن اوسکو مل جاتا ہی ایسا کہ جسکی خدا کی راہ مین استفادہ
ہوتا ہی یا حاصل ہوتا ہی کوئی علم تازہ یا جو طرفہ جانا جاوی یا معلوم ہوتی ہی

کوئی آیۂ غیر منسوخہ یا سنتا ہی کوی کلمہ ایسا جو اوسکو راہ راست پر متنبہ کرے یا شامل ہوتی ہو اسکو رحمت الہی
جسکا انتظار کیا جاتا ہو یا سنتا ہی کوی کلمہ ایسا جو اسکو باز رکہے ہلاکت سے یا چہوٹ جاتا ہو کوی
گناہ خوف خدا سے یا شرم وحیا سے تمام ہوا ترجمہ حدیث کا فوائد مذکورہ اس حدیث مین اگرچہ فوائد
مین مسجد مین جانیکے لیکن جماعت کا ہونا مسجد مین اسکو داخل تمام ہو کثرت مین ان فوائد کی اگرچہ کوی فائدہ انمین سے
نادراً بدون اسکے بہی حاصل ہو جاوے پس گویا کہ درحقیقت یہ فوائد فوائد جماعت کے ہین
یعنے ملحق ہین سات فوائد مسجد کے اس لحاظ سے یہ حدیث شریف وارد
کی گئی اس مقام مین اور خاص پڑہنی مین نماز کے بجماعت ایک فائدہ یہ ہی
اور بہت بڑا فائدہ ہی کہ اگر نماز ادمی کی خود قابل قبول نہین ہوتی ہی تو وہ بہی
جماعت مین طفیل ہین مقبول نمازون کے قبول ہو جاتی ہی کیونکہ
مومنین جب بکثرت جمع ہوتے ہین نماز مین تو غالباً کوئی انمین ایسا
سبب ہوتا ہی جس سے نماز مقبول ہو پس نماز مقبول اوسکے سات غیر
قابل قبول نمازونکے صعود کرتی ہی طرف آسمان کے اور سب نمازین
سات پیش ہوتی ہین سامنے حق سبحانہ وتعالے کے اور یہ ہو نہین سکتا کہ
کہ ان سب نمازون کو خدا قبول نہ کرے یعنی جو نماز قابل قبول ہی
انمین سے وہ بہی سات غیر مقبول نمازونکے پہیر دیجاوے کہ یہ ظلم ہی
اور خدا اپنی بندون پر ظلم نہین کرتا اور نہ یہ ہو سکتا ہی جو دو ایک نمازین
جماعت مین قابل قبول ہین انکو قبول کرے اور باقی جو غیر مقبول ہین
انکو پہیر دے اسلیئے کہ یہ خلاف انصاف ہے کیونکہ خدا نے ہمکو تو منع کیا ہے
کہ اگر کئی چیزین اکٹہا خریدین اور بعض انمین ناقص ہون تو ہم اچہی اچہی

چیزین تو چہانٹ کر لیلیین اور بری و ناقص کو پہیر دین بلکہ ہمپر واجب کیا ہی کہ باہم سبکو لیلیین یا کل کو واپس کرین اور خود ایسا کرے کہ جس چیز کا آپ خریدار ہو او مین عمدہ اور خوب اور ناقص و معیوب دونون ہون تو عمدہ اور نفیس کو لیلے اور ناقص و معیوب کو پہیر دے واپس ضرور ہوا کہ کل نمازون کو قبول فرماوے اور وہ احق ہی سات اسکے بہ نسبت ہمارے کیونکہ ہمکو نفع کی ضرورت ہی اور نقصان مین ہمارا ضرر ہوتا ہی اور وہ نہ کسی چیز کا محتاج ہی اور نہ کسی چیز مین اوسکا ضرر ہی دوسرا فائدہ یہ ہی کہ اگلے اخبار مین وارد ہوا ہی کہ جو شخص زوجہ رکہتا ہو ایک نماز اوسکی برابر ستر نماز وں کے ہی جو بجالاوے وہ شخص جو صاحب عیال نہو اور اسیطرح نماز اوس شخص کی جو خوشبو لگای ہو فضیلت رکہتی ہی اوس شخص کی نماز پر جو خوشبو نہ لگای ہو اور ستر درجہ ثواب مین زیادہ ہی اور اسیطرح جو پہلے صدقہ دیکے نماز پڑہے نماز اوسکی افضل ہی اوس نماز سے جسکی پہلے صدقہ نہ دیا گیا ہو علاوہ اسکے اور بہت سے امور ایسی ہین جنکے سبب سے ثواب نماز کا زیادہ ہو جاتا ہی اور کمتر ایسا ہوتا ہی کہ ایک شخص مین یہ سب اسباب زیادتی ثواب کے جمع ہو جاوین اور نماز جماعت مین اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوی صاحب عیال ہوتا ہی اور کوی خوشبو لگائی ہوتا ہی اور کوی صدقہ دیکے جماعت مین حاضر ہوتا ہی پس سب یا اکثر اسباب زیادتی ثواب کی جماعت مین مجتمع ہو جاتے ہین اور سب اہل جماعت کی نمازین ملکے ایک نماز کامل اور جامع جمیع فضائل کے واقع ہوتی ہی اور

ہر شخص ثواب مین اوس نماز کامل کے شریک ہوجاتا ہی مثل اسکے کہ اگر
مثلاً دو شخص ہون اور اونکے پاس ایک ایک فرد دوشالہ کی ہو تو اگر
ہر ایک جدا جدا ایک ایک فرد بیچتا ہی تو ہر ایک کو کم دام ملتی ہین اور اگر
دونون ملا کے اور دوشالہ پورا کرکے بیچتی مین تو دام بڑہ جاتے ہین اور ہر ایک
پورے دوشالہ کے دام مین شریک ہوجاتا ہی بلکہ امید رحمت خدا سے
تو اس بات کی ہی کہ وہ جماعت مین ہر ہر شخص کو پورا پورا ثواب کامل نماز کا
عطا فرمائیگا تیسرا فائدہ نماز جماعت کا کتاب انوار نعمانیہ مین یہ ہی کہ مومن
جب شروع کرتا ہی نماز مین تو اوسکی طرف بڑہتی ہین شیاطین اور کھڑے
ہوتے ہین سامنے اوسکے تاکہ ڈالین اوسکو وسواس مین اور غافل کرین
نماز سے پس واقع ہوتا ہی نماز گذار مین اور شیطان مین جہاد عظیم
اور اسی سبب سے محراب عبادت کا نام محراب رکھا گیا ہی کہ وہ جگہ
حرب شیاطین کی ہی لیکن مومنین جبکہ جمع ہوتے ہین واسطے نماز
جماعت کے اور ایک دوسرےکا معین ہوتا ہی تو ظفریاب ہوجاتے ہین
شیاطین پر اور دور کر دیتے ہین اونکو اوس جگہ سے جہان نماز ہوتی ہی
حقیر کہتا ہی اگر مراد یہ ہی کہ شیاطین دل مین آدمی کے شکوک ڈالتے ہین
کبھی رکوع مین کبھی سجود کبھی عدد مین رکعات کے اور کبھی بھلا
دیتی ہین کرنا کسی واجب کا واجبات نماز سے کبھی کسی رکن کا اور نماز
گذار چاہتا ہی کہ نماز مین کوی شک اور سہو کسی واجب نماز مین نہونے پاے
اور باقی ہین جہاد واجبات ادا ہو جاہین اور یہ گویا حرب نماز گذار کا اور

شیطان مین ہوتی ہی لکن تنہائیمین یعنے نماز فرادے پڑہنے مین غالباً مقصود شیطان کا کہ وہ فقط ستانا آدمی کا اور تنگ کرنا ہی اور نماز مین خلل ڈالنا ہی حاصل ہوجاتا ہی کہ ادمی کو کبھی بسبب سہو یا شک کے اعادہ کرنا پڑتا ہی کسی فعل کا اور کبھی تمام نماز کا اور کبھی نوبت مکرر اعادہ کرنیکی آتی ہی اور کبھی قضا کرنی پڑتی ہی کسی حیث کے بعد نماز کے اور کبھی نماز احتیاط پڑہنا پڑتی ہے اور کبھی سجدہ سہو کرنا پڑتے ہین اور یہ امور سبب ہوتے ہین ادمیکی خستگی اور دلتنگی کا اور یہ ظفریاب ہونا شیطان کا ہی اور جماعت مین ان سب امور سے ادمی محفوظ رہتا ہی اس سبب سے کہ اگر ایک شخص بھولتا بھی ہے. تعداد اور اہل جماعت کو یاد رہتا ہی اور از بسکہ جماعت کا حکم یہ ہے کہ جس کسی کو شک یا سہو ہو اہل جماعت مین وہ رجوع کرے اور اہل جماعت کی طرف جنکو یاد ہو اور عمل کرے اونکی یاد پر پس اسوجہ سے نوبت غالباً اسکی نہین آتی پاتی ہی کہ اعادہ کرنا پڑے نماز کا یا نماز احتیاط پڑہنا پڑے یا سجدہ سہو کرنا پڑے بسبب یاد رکھنے اور اہل جماعت کے پس مقصود شیطان کا حاصل نہین ہوتا ہے پس ہر ایک کو جماعت مین مدد ملتی ہی اور اہل جماعت سے مقابلہ پر شیطان کے اور اونکی شرکت اور مدد سے گویا ادمی ظفریاب ہوجاتا ہے شیطان کے اور محفوظ رہتا ہی اوسکے شر سے تو خیر ورنہ یہ فائدہ جو تنہا جماعت کا ہوگا یا پانچوان فائدہ جماعت کا یہ ہے کہ جس شخص کو حمد یا سورہ یا دونو زبانی

یاد نہون اور نہ حرف شناس ہو کہ دیکھکر قران مین پڑھ سکے یا غلط
یاد ہو یا حروف مروجہ صحیح ادا نہ کرسکتا ہو اور وقت گنجایش
تعلیم کی نرکہتا ہو نماز اوسکی جماعت مین بے مشقت تعلیم کے
صحیح اور کامل ہو جاتی ہے اسوجہ سے کہ قرارت امام کی قایم مقام
ہوتی ہے قرارت ماموم کے اور ماموم کو تکلیف غالبًا قرارت کرنیکی
نہین ہوتی ہے فائدہ پانچوان حدیث مین ہے کہ تین چیزین بروز
قیامت شکایت کرینگی خدا سے ایک وہ عالم جس سے
کوی علم دین نہ حاصل کرے دوسرے وہ قران جسکی کوی تلاوت
نکرے تیسرے وہ مسجد جسمین کوئی نماز نہ پڑہے اور اقامت
جمعہ وجماعات سے مسجد مین حفظ ہوتا ہے شکایت مسجد سے اور یہ
فائدہ مسجد مین اگرچہ نماز پڑہنے کا ہے گو فرادا ہو مگر چونکہ جماعت
غالبًا مسجد مین ہوتی ہے اور جس مسجد مین جماعت نہین ہوتی اوسمین
کوئی نماز تنہا بھی پڑہنے نہین جاتا مگر نادر اُس لحاظ سے بیشمار
فائدہ اسکا جماعت مین ہوسکتا ہے چھٹا فائدہ یہ ہے کہ مساجد
آباد رہتی ہین اور خراب نہین ہونے پاتی ہین اور ترک جماعت مین
مساجد ویران رہتے ہین اور خراب ہو جاتے ہین پس ترک کرنا جماعت کا
گویا سعی ہے خرابی مسجد مین، ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان
یذکر فیها اسمه و سعی فی خرابها حاصل
مضمون اس آیہ وافی ہدایہ کا یہ ہی کہ کون شخص ہے گنہگار زیادہ ہوسکے اوس

شخص سے جو مساجد مین ذکر خدا نہونے دے اور کوشش کرے اونکے
خراب ہونیمین پس یہ بڑا فائدہ جماعت کا ہی کہ آدمی یقیناً مصداق
نہین رہتا اس آیت کا ساتوان فائدہ یہ ہی کہ اغنیا کو واقفیت ہوتی
ہو مساکین سے اور اونکے حال سے جماعت مین اور فقرا
کی رسائی ہوتی ہی اغنیا کی خدمت مین اور ممکن ہوتا ہی سوال اور عرض حال
اونسے اور انکو ترحم ہوتا ہی اونکے حال پر اور اعانت اونکی کرتے ہین
لوجہ اللہ اور قربۃً الی اللہ اور اگر شاید کسیکو رحم نہ آیا تو وہ شرماتا ہی رد سوال
کرنے سے مجمع مین پس توفیق جبری اوسکو ہوتی ہی تصدق دینے کی
اور اوسکے سبب سے بلا اوس سے دفع ہوتی ہی اور حاجات اوسکے
بر آتے ہین اور دعا فقرا کی حق مین اوسکے قبول ہوتی ہی اور مومنین
اوسکو محبوب رکھتے ہین اور خلائق مین ممدوح ہوتا ہی اور دیکھنے والون
کی ہمت زیادہ ہوتی ہی اور پیروی کرتے ہین پس ثواب اون سبکے
تصدقات کا نامہ عمل مین اسکے لکھا جاتا ہی اٹھوان فائدہ یہ ہی
کہ اہلسنت بسبب ترک جماعت کے طعن و تشنیع حد سے زیادہ
کرتے ہین فرقہ ناجیہ پر کبھی کہتے ہین کہ شیطان نے انکو گمراہ کر دیا ہی کبھی کہتے ہین کہ خذلان الٰہی نے
انکو اس سعادت سے محروم کر دیا ہے کبھی کہتے ہین چونکہ شیعہ کے پیشنماز مین
عدالت شرط ہی اور شیعو مین کبھی عادل ہوے نہین اس سبب سے
نماز جماعت نہین پڑھتے ہین اور اقامت جماعات مین
محل اونکے طعن و تشنیع کا باقی نہین رہتا ہی

باب تیسرا مذمت ترک جماعت مین ہی زرارہ اور فضیل سی منقول ہی
وہ کہتے ہین پوچھا ہمنی امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز جماعت
مین پڑہنا واجب ہی فرمایا حضرت نے نماز واجب ہی اور بجماعت
واجب نہین ہے کسی نماز مین لکن سنت ہی پس جو شخص
ترک کرے نماز جماعت کو کراہت کر کے نماز جماعت سے اور جماعت
مومنین سے بغیر کسی سبب کے پس نہین ہی نماز اوسکے
لئے اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا حضرت نے
کہ جو شخص سنی آواز اذان کو اور نہ حاضر ہووی بلا عذر کے نماز اوسکی
نہین ہی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا
رسولخدا نے جو شخص سنی اذان اور حاضر نہو جماعت مین پس نہین ہی
اوسکے لئے نماز مگر جو کوئی عذر رکھتا ہو اور حالت عذر مین حاضر ہونا
جماعت مین ساقط ہوتا ہی نہ اصل جماعت پس اس
حالت عذر مین چاہی کہ نماز ساتھہ زوجہ اور فرزند اور کنیز کے
اپنے گھر مین بجماعت پڑہی کیونکہ رسولخدا اندہیری راتون مین اور
جس شب ہوا تند چلتی تھی حکم فرماتے تھے منادی کو کہ وہ باواز
بلند پکارتا تھا کہ ای گروہ مومنین آگاہ ہو اور نماز
بجماعت پڑھو اپنے گھرون مین اور فرمایا امام محمد باقرؑ نے
کہ جو نہ حاضر ہو جماعت مین قریب رہنے والون سے مسجد کے نہین ہی
نماز اون کی مگر عذر سے اور فرمایا کہ فرمایا رسولخدا نے ایک گروہ سے کہ

مسجد مین حاضر ہو ورنہ اگ لگادونگا تمھارے گھرونمین اور کتاب مجالس
مین ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے شرط کر لی تھی مسجد کے قریب
رہنے والو نسے جماعت مین حاضر ہونیکے اور فرمایا کہ باز اوین وہ
لوگ جو نماز مین حاضر نہین ہوتے ہین اپنے فعل سے ورنہ حکم کرونگا
کہ موذن اذان کہے اور اقامت کہے پہر مامور کرونگا ایک شخص کو
اپنے اہلبیت مین سے اور وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام
ہین اسبات پر کہ وہ جلاوین گھرونکو اونکے اسوجہ سے کہ وہ نماز مین
حاضر نہین ہوتے ہین اور امام جعفر و صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جب رسولخدا کا یہ ارادہ ہوا کہ گھر اون لوگون کے جو نماز گھر مین
پڑہتے ہین اور جماعت مین نہین حاضر ہوتے جلا دے جائین گے
تو ایک شخص نابینا خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ
مین نابینا ہون اور اکثر سنتا ہون اذان کو اور نہین پاتا ہون ایسا شخص
کہ جو مجکو پہنچاوے جماعت مین پس فرمایا حضرت نے کہ اپنے گھر
سے مسجد تک ایک رسی باندہ اور جماعت مین حاضر ہو
اور بعض روایات مین جناب رسالتماب سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے
غیبت نکرنا چاہئے کسی کی مگر جو نماز اپنے گھر مین پڑہے اور موہنہ اپنا جماعت سے
پہیرے اور جو منہ اپنا جماعت مسلمین سے پہیرے جاتی رہتی ہے عدالت
اوسکی اور واجب ہے اوس سے دور رہنا اور اگر خبر اوسکے چھوڑدینے کے نماز جماعت کو